جلد ۵۴/۱۹ | ۳۰ شہادت ۱۳۴۴ ہش | ۲۷ ذوالحجہ ۱۳۸۴ھ | ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء | نمبر ۹۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۹ اپریل بوقت ½۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچائی انسانی فطرت کا ایک خاصہ ہے

جب تک انسان نفسانی اغراض سے علیحدہ نہ ہو حقیقی طور پر راست گو نہیں ٹھہر سکتا

"اور منجملہ انسان کی طبعی حالتوں کے جو اس کی فطرت کا خاصہ ہے سچائی ہے۔ انسان، جب تک کوئی غرض نفسانی اس کی محرک نہ ہو جھوٹ بولنا نہیں چاہتا اور جھوٹ کے اختیار کرنے میں ایک طرح کی نفرت اور قبض اپنے دل میں پاتا ہے۔ اسی وجہ سے جس شخص کا صریح جھوٹ ثابت ہو جائے اس سے ناخوش ہوتا ہے اور اس کو تحقیر کی نظر سے دیکھتا ہے لیکن صرف یہی طبعی حالت اخلاق میں داخل نہیں ہو سکتی بلکہ بچے اور دیوانے بھی اس کے پابند رہ سکتے ہیں۔ سو اصل حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان اُن نفسانی اغراض سے علیحدہ نہ ہو جو راست گوئی سے روک دیتے ہیں تب تک حقیقی طور پر راست گو نہیں ٹھہر سکتا۔ کیونکہ اگر انسان صرف ایسی باتوں میں سچ بولے جن میں اس کا چنداں حرج نہیں اور اپنی عزت یا مال یا جان کے نقصان کے وقت جھوٹ بول جائے اور سچ بولنے سے خاموش رہے تو اس کو دیوانوں اور بچوں پر کیا فوقیت ہے؟ کیا پاگل اور نابالغ لڑکے بھی ایسا سچ نہیں بولتے؟ دنیا میں ایسا کوئی بھی نہیں ہوگا جو بغیر کسی تحریک کے خواہ نخواہ جھوٹ بولے۔ پس ایسا سچ جو کسی نقصان کے وقت چھوڑا جائے حقیقی اخلاق میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔ سچ کے بولنے کا بڑا بھاری محل اور موقع وہی ہے جس میں اپنی جان یا مال یا آبرو کا اندیشہ ہو۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۱ و ۸۲)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۹ اپریل۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد اور مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال ایبٹ آباد اور راولپنڈی کی جماعتوں کا دورہ کرنے کے بعد کل مورخہ ۲۸ اپریل کی شام کو ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ آپ ربوہ سے ۲۳ اپریل کی صبح کو بذریعہ موٹر کار روانہ ہوئے تھے۔

○ سابق صوبہ سرحد کی مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس علاقہ کی مجالس کا تربیتی اجتماع ۸ اور ۹ مئی کو بروز ہفتہ و اتوار پشاور میں منعقد ہوگا۔ جس میں علماء کرام اور مبلغین سلسلہ کے علاوہ انشاء اللہ العزیز صدر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بھی شرکت فرمائیں گے۔ ان مجالس کے انصار اللہ کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس اجتماع میں شریک ہو کر اس سے مستفید ہونا چاہیئے۔ اجلاس بعد نماز ظہر شروع ہوگا

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

○ روحانی خزائن جلد ۱۹ کی تیاری کے لئے کتاب مواہب الرحمٰن طبع اول کی ضرورت ہے جو دوست مطلوبہ کتاب مہیا فرما دیں گے انہیں بعد طباعت دو جلدیں دی جائیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

جلال الدین شمس مینجنگ ڈائرکٹر الشرکۃ الاسلامیہ

○ سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ لکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ اپریل ۶۵ء

حالات کے مطابق مسیح موعود علیہ السلام نے ہی صحیح فیصلہ کیا

فرستادۂ حق کی رہنمائی اور دانشوروں کی رہنمائی میں جو عظیم فرق ہے وہ یہی ہے کہ فرستادۂ حق اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ طریق کار کو اختیار کرتا ہے اور جس طرح اور جس قدر اور جس طرف وہ اُس کو چلاتا ہے اسی طرح اسی قدر اور اسی طرف وہ چلتا ہے اسلام نے جو صداقتیں پیش کی ہیں اور جس طرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان صداقتوں کو اپنے اسوۂ حسنہ سے اجاگر کیا ہے اسی طرح ان صداقتوں کو پیش کرنا اور ان پر عمل پیرا ہونا فرستادگانِ حق کے سوا نہیں ہو سکتا دانشور جو پیش کرتے ہیں تو ان کا انحصار تاریخی واقعات اور ان کے ذاتی تجربات اور مشاہدات پر ہوتا ہے۔ آج بہت سی باتیں ہیں جن کو آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے قرآن کریم اور اسوہ رسول اللہؐ نے پیش کر دیا تھا۔ مگر دانشوروں نے ان کو قبول نہیں کیا تھا مگر بعد میں اقوام نے تجربہ سے ان سچائیوں میں سے بعض کو اختیار کر لیا اور وہ بھی ادھورا مکمل طور پر نہیں۔

اس کی ایک مثال "طلاق" ہے۔ یورپ نے انجیلی تعلیم کے مطابق طلاق کو ایک بہت بڑا جرم قرار دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ تک بات منسوب کی گئی ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کو سوائے زناکاری کے طلاق دیتا ہے وہ سخت جرم کرتا ہے اور جو مطلقہ سے شادی کرتا ہے وہ زناکاری کا مرتکب ہوتا ہے ہمارا ایمان ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ تعلیم نہیں ہو سکتی آپ کی اصل تعلیم کو بگاڑ کر مبالغہ کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ خیر تو بات یہ ہے کہ یورپ نے اس تعلیم کے مطابق عمل کیا اور مدتوں اس پر عمل کرتے چلے آئے اور اسلامی اصول طلاق پر پھبتیاں اڑاتے رہے مگر آخر کار تجربہ نے ان پر واضح کر دیا کہ طلاق زناکاری کے علاوہ بھی بعض دوسرے حالات میں دی جا سکتی ہے لیکن چونکہ یہ امر ان کی اپنی دانشوری سے تعلق رکھتا ہے اس میں وہ اسلامی اصولوں کی حکمتوں کو تو نہیں پا سکے مگر افراط و تفریط کا شکار ہو گئے اور اب یورپ اور امریکہ میں ذرا ذرا سی بات پر عورتیں اور مرد عدالت کے ذریعہ طلاقیں لیتے اور دیتے ہیں۔

اسلام نے پہلی دفعہ نپے تلے اور مؤثر الفاظ میں لا اکراہ فی الدین کا اصول پیش کیا ہے۔ دنیا نے اس کو قبول نہ کیا مگر ازمنہ وسطیٰ میں جب عیسائی فرقوں نے باہم جنگ و جدل سے یورپ کی زمین کو لالہ زار بنا دیا تو انہوں نے آخر سیاست کو دین سے جدا کر کے سیکولرزم کا نظریہ ایجاد کیا۔ تجربہ نے ان کو اسلام کی اس صداقت کو قبول کرنے پر مجبور کر دیا۔ چنانچہ حالی نے بھی اپنی مسدس میں فرمایا ہے؎

لبرل ہیں جو آج فائق ہیں سب سے
بتائیں کہ لبرل بنے ہیں وہ کب سے

افسوس ہے کہ مسلمانوں نے جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اصول دیا گیا تھا اس کو فراموش کر دیا یہاں تک کہ انہوں نے قرآن کریم کا یہ اصول بھی فراموش کر دیا کہ الفتنۃ اشد من القتل اور ان اللہ لا یحب الفساد اور اسلامی تعلیمات سے اتنے ہٹ گئے کہ جہاد فی سبیل اللہ کو قتل و غارت کے حدود سے جا ملایا اور کسی غیر مسلم کے ناحق قتل کو بھی جہاد میں داخل کر دیا۔ جس کی نہایت ماڈرن صورت ایک صاحب کے نزدیک یہ ہے کہ

> اسلامی پارٹی واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے جس کا کام یہ ہے کہ طاقت حاصل کر کے غیر صالحین سے بالجبر اقتدار چھین لیں۔

حالانکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے از سرِ نو اسلامی تعلیمات کو نہایت واضح الفاظ میں دنیا کے سامنے پیش کر دیا ہے جس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ قانوناً قائم شدہ حکومت سے وفاداری کی جائے تاکہ ملک کے امن میں خلل نہ آئے۔ مگر ہمارے دانشوروں نے نہ تو اسلامی تعلیم کو مانا اور نہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز سنی بلکہ الٹا آپ پر طرح طرح کی الزام تراشی کی گئی تاہم جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ

> دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہیں کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔

مجبوراً ان لوگوں کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ اصول کو اختیار کرنا پڑا ہے لیکن ذرا ہیر پھیر کے ساتھ۔ چنانچہ ذیل میں ایک طویل حوالہ ایک ماہنامہ کے اپریل ۱۹۶۵ء نمبر سے اشارات سے نقل کیا جاتا ہے۔

"یہ بات اگرچہ عقل و حکمت اور تدبّر اور دانائی کے بالکل خلاف ہے لیکن اگر وقتی مصلحتوں اور حالات کے تقاضوں سے بے پروا اسلامی نظام کے قیام کی کوشش کرنا لازم ہو تو پھر درمیان کی کڑیوں کو یکسر نظر انداز کر دینا اشد ضروری ہے۔ پھر تدریج اور تقدیم و تاخیر کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا مگر ہم دیکھتے ہیں کہ خود یہ حضرات ہر مرحلے پر وقت کے حالات اور مصالح کو سامنے رکھتے ہیں۔ ہندوستان میں سیکولرزم کی حمایت آخر حالات کی اسی رعایت ہی پر تو مبنی ہے جس کے جرم میں جماعتِ اسلامی پاکستان اور مولانا مودودی کو گردن زدنی قرار دیا جا رہا ہے۔ ابھی تھوڑے ہی دنوں کی بات ہے کہ ہندوستان کے وہی بزرگ جو جماعتِ اسلامی پاکستان پر جمہوریت کی حمایت کی وجہ سے سخت برہم ہیں اور اسے جماعتِ اسلامی اور مولانا مودودی کی موت سے تعبیر کرتے رہے ہیں خود انہوں نے اپنے ایک نوٹ میں حالات کی رعایت کو ضروری اور دینی جدّ و جہد کی راہ کا سنگ میل قرار دیا ہے۔ اس نوٹ کا پس منظر یہ ہے کہ کسی صاحب نے جماعتِ اسلامی ہند پر یہ گرفت فرمائی تھی کہ

> "یہ (جماعت اسلامی ہند والے) وہی تو ہیں جو ابھی کل تک کہہ رہے تھے کہ سیکولر حکومت ایک طاغوتی و شیطانی طریقِ حکومت ہے اور اب کہتے ہیں کہ ہم ہندوستان کی سیکولر حکومت کے وفادار ہیں۔ ان کے دعوائے وفاداری پر کیسے یقین کیا جائے"!

اس پر مولانا ارشاد فرماتے ہیں:۔

"قرار دادِ جرم کی بنیاد یہ ہے کہ دونوں دعووں میں تضاد و تناقض ہے اور حکومتِ الٰہیہ پر ایمان رکھنے والا کسی سیکولر سرکار کا وفادار کیونکر ہو سکتا ہے۔ حالانکہ یہ بنیاد ہی سرے سے صحیح نہیں۔ دونوں دعووں میں تناقض کوئی نہیں، صرف تغایُر ہے۔ ایک شے تو ہوتی ہے کوئی عقیدہ بطور آئیڈیل یا آخری مطمحِ نظر کے۔ اور ایک شے ہوتی ہے اس کی عملیت بہ قیدِ زمان و مکان یا (ابوالکلامی زبان میں) بہ رعایت ظروف و احوال۔ آئیڈیل تو اسلام کا اوّل دن سے حکومتِ الٰہیہ ہے لیکن آخر ۱۳ سال تک تو خود سرورِ کائنات نے مکّہ کی غیر اسلامی حکومت کے اندر بسر کئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرعونی حکومت کے ماتحت ایک مدت بسر کی۔ ابراہیم علیہ السلام نے ایک حصّہ عمر کا جاہلی حکومت کے اندر گزارا۔ مسیح علیہ السلام نے ساری عمر رومی مشرک حکومت کے تحت بسر کی اور غدّاری اور بے وفائی ان پیغمبرانِ برحق کی ایک بار بھی منقول نہیں۔ بلکہ یوسف علیہ السلام نے تو اس غیر الٰہی حکومت کے ماتحت عہدہ تک اپنی طلب سے حاصل کر لیا۔ تو جب حالات آئیڈیل کے لئے سرے سے ناساز گار ہوں اور کوئی توقع دریں ضعیف بھی قیامِ حکومتِ الٰہیہ کی نہیں ہو سکتی تو جو صورتِ حال سب سے غنیمت اور اہون اور قابلِ عمل نظر آئے اس کو قبول کیا جائے گا اور قانونِ وقت کے مطابق چل کر کوئی شبہ بھی غدّاری کا نہ پیدا ہونے دیا جائے گا۔ اسلام ایسی آئیڈیل ازم کا قائل نہیں جسے کوئی تعلق حقائق سے نہ ہو بلکہ جو ہوا ہی میں معلّق ہو۔ اس میں جماعتِ اسلامی ہند والوں یا کسی بھی مسلمان گروہ کو کوئی بات نہ شرمانے کی ہے نہ گھبرانے کی"!

(ترجمان القرآن اپریل ۶۵ء صفحہ ۷۸-۷۹)

اس حوالہ کے بعد یہ فرق بھی پیش نظر ہو جائے تو اچھا ہے۔ ہندوستان کی جماعتِ اسلامی نے تو تجربہ کی بنا پر وہی اصول اختیار کیا ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کیا کہ ایک قانوناً قائم شدہ حکومت کی جو ملک میں امن قائم کرے وفاداری ضروری ہے۔ آپؑ کے نزدیک یہ اسلامی اصول بھی ویسا ہی ابدی و ازلی ہے جس طرح دوسرے اسلامی اصول محض مصلحتی نہیں ہے۔ اگر اس میں مصلحت ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا تعین کرنے والا ہے ہمارا کام ہے کہ بے چون و چرا اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کریں یہ اصول ان اللہ لا یحب الفساد سے بلا واسطہ پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ ہر ملک اور ہر وقت میں اسی اصول کی پابند ہے وہ اپنی مصلحتوں کے ساتھ اسکو بدلتی نہیں ہے البتہ حالات کے مطابق وہ اسلام کے دوسرے اصول پر عمل پیرا ہوتی ہے مگر رہنمائے حق اور اطاعت خدا اور رسولؐ کے سوا کسی ذاتی مصلحت کی قائل نہیں ہے۔ (باقی)

پردہ کی اہمیت

رقم فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ

"یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں۔ لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں۔ یہی عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑھ ہے۔ جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے۔ ذرا ان کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو۔ اگر اس کی آزادی اور بے پردگی سے اس کی عفت اور پاکدامنی بڑھ گئی ہے۔ تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہوں اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو تو ان کے تعلقات کس قدر خطرناک ہوں گے۔ بدنظر ڈالنی اور نفس کے جذبات سے اکثر مغلوب ہو جانا انسان کا خاصہ ہے۔ پھر جس حالت میں کہ پردہ میں بے اعتدالیاں ہوتی ہیں، اور فسق و فجور کے مرتکب ہو جاتے ہیں تو آزادی میں کیا کچھ نہ ہوگا۔ مردوں کی حالت کا اندازہ کرو کہ وہ کس طرح بے لگام گھوڑے کی طرح ہو گئے ہیں، نہ خدا کا خوف رہا ہے نہ آخرت کا یقین ہے۔ دنیاوی لذات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔

پس سب سے اوّل ضروری ہے کہ اس آزادی اور بے پردگی سے پہلے مردوں کی اخلاقی حالت درست کرو۔ اگر یہ درست ہو جاوے اور مردوں میں کم از کم اس قدر قوت ہو کہ وہ اپنے نفسانی جذبات کے مغلوب نہ ہو سکیں۔ تو اس وقت اس بحث کو چھیڑو کہ آیا پردہ ضروری ہے کہ نہیں ورنہ موجودہ حالت میں اس بات پر زور دینا کہ آزادی اور بے پردگی ہو گویا بکریوں کو شیروں کے آگے رکھ دینا ہے۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کسی بات کے نتیجہ پر غور نہیں کرتے۔ کم از کم اپنے کانشنس سے ہی کام لیں کہ آیا مردوں کی حالت ایسی اصلاح شدہ ہے کہ عورتوں کو بے پردہ ان کے سامنے رکھا جاوے۔ قرآن شریف نے (جو کہ انسان کے فطرت کے تقاضوں اور کمزوریوں کو مدنظر رکھ کر حسب حال تعلیم دیتا ہے) کیا عمدہ مسلک اختیار کیا ہے۔

قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم ويحفظوا فروجهم ذلك ازكى لهم

کہ تو ایمان والوں کو کہہ دے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنے سوراخوں کی حفاظت کریں۔ یہ وہ عمل ہے جس سے ان کے نفوس کا تزکیہ ہوگا۔ فروج سے مراد شرمگاہ ہی نہیں بلکہ ہر ایک سوراخ جس میں کان وغیرہ بھی شامل ہیں۔ اور اس میں اس امر کی مخالفت کی گئی ہے کہ غیر محرم عورت کا راگ وغیرہ سنا جاوے۔ پھر یاد رکھو کہ ہزار در ہزار تجارب سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ جن باتوں سے اللہ تعالیٰ روکتا ہے۔ آخر کار انسان کو ان سے رکنا ہی پڑتا ہے۔ (تعدد ازدواج اور طلاق کے مسئلہ پر غور کرو)

ہر چہ دانا کند کند ناداں لیک بعد از خرابیٔ بسیار

ہمیں افسوس ہے کہ آریہ صاحبان بھی بے پردگی پر زور دیتے ہیں اور قرآن شریف کے احکام کی مخالفت چاہتے ہیں حالانکہ اسلام کا یہ بڑا احسان ہندوؤں پر ہے کہ اس نے ان کو تہذیب سکھلائی اور اس کی تعلیم ایسی ہے جس سے مفاسد کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ مثل مشہور ہے ؎

خربستہ بہ گرچہ دزد آشنا است

یہی حالت مرد اور عورت کے تعلقات کی ہے کہ اگرچہ کچھ ہی کیوں نہ ہو لیکن تاہم فطری جوش اور تقاضے بعض اس قسم کے ہوتے ہیں کہ جب ان کو ذرا سی تحریک ہوئی تو جھٹ حد اعتدال سے ادھر ادھر ہو گئے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مرد اور عورت کے تعلقات میں حد درجہ کی آزادی وغیرہ کو ہرگز نہ دخل دیا جاوے۔ ذرا اپنے دلوں میں غور کرو کہ کیا تمہارے دل راجہ رام چندر اور کرشن وغیرہ کی طرح پاک ہو گئے ہیں؟ پھر جب وہ پاک دلی تم کو نصیب نہیں ہوئی تو بے پردگی کو رواج دے کر بکریوں کو شیروں کے آگے کیوں رکھتے ہو۔ ہٹ اور ضد اور تعصب اور بخل وغیرہ سے تم لوگ دیدہ دانستہ اسلام کے ان پاکیزہ اصولوں کی مخالفت کیوں کرتے ہو جن سے تمہاری عفت برقرار رہتی ہے۔ عقل تو اس بات کا نام ہے کہ انسان کو نیک بات جہاں سے ملے وہ لے لیوے کیونکہ نیک بات کی مثال سونے اور ہیرے اور جواہر کی ہے اور یہ اشیاء خواہ کہیں ہوں۔ آخر وہ سونا وغیرہ ہی ہوں گی۔ اس لئے تم کو لازم ہے کہ اسلام کے نام سے چڑ کر تم نیکی کو ترک نہ کرو۔ ورنہ یاد رکھو کہ اسلام کا تو کچھ ہرج نہیں ہے۔ اگر اس کا ضرر ہے تو تم ہی کو ہے۔ ہاں اگر تم لوگوں کو یہ اطمینان ہے کہ سب کے سب بھگت بن گئے ہو اور نفسانی جذبات پر تم کو پوری قدرت حاصل ہے۔ اور تو پرمیشر کی رضا اور احکام کے برخلاف بالکل حرکت نہیں کرتے۔ تو پھر ہم تم کو منع نہیں کرتے۔ بے شک بے پردگی کو رواج دو لیکن جہاں تک میرا خیال ہے ابھی تک تم کو وہ حالت نصیب نہیں اور تم میں سے جس قدر لیڈر بن کر قوم کی اصلاح کے درپے ہیں۔ ان کی مثال سفید قبر کی ہے۔ جس کے اندر بجز ہڈیوں کے اور کچھ نہیں کیونکہ ان کی صرف باتیں ہی ہیں عمل وغیرہ کچھ نہیں۔

اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے۔ اس سے غرض یہ ہے کہ نفس انسان پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے۔ کیونکہ ابتدا میں اس کی یہی حالت ہوتی ہے کہ وہ بدیوں کی طرف جھکا پڑتا ہے اور ذرا سی بھی تحریک ہو تو بدی پر ایسا گرتا ہے۔ جیسے کئی دنوں کا بھوکا آدمی کسی لذیذ کھانے پر۔ یہ انسان کا فرض ہے کہ اس کی اصلاح کرے اور اس کی اصلاح کی حالتوں کے لحاظ سے اس کے چار نام مقرر کئے گئے ہیں۔ اوّل اوّل نفس زکیہ ہوتا ہے کہ جس کو نیکی بدی کی کوئی خبر نہیں ہوتی۔ اور یہ حالت طفلگی تک رہتی ہے۔ پھر نفس امّارہ ہوتا ہے کہ بدیوں کی طرف ہی مائل رہتا ہے۔ اور انسان کو طرح طرح کے فسق و فجور میں مبتلا کرتا ہے۔ اور اس کی بڑی غرض یہی ہوتی ہے کہ ہر وقت بدی کا ارتکاب ہو۔ کبھی چوری کرتا ہے۔ کوئی گالی دے یا ذرا خلاف مرضی کام ہو تو اسے مارنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ اگر شہوت کی طرف غلبہ ہو تو کنجر ہوں اور فسق و فجور کا سیلاب بہہ نکلتا ہے۔ دوسرا نفس لوامہ ہے کہ اس میں بدیاں بالکل دور نہیں ہوتیں۔ مگر ہاں ایک پچھتاوا اور حسرت و افسوس مرتکب اپنے دل میں محسوس کرتا ہے اور جب بدی ہو جاوے تو اس کے دل میں نیکی سے اس کا معاوضہ کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ اور تدبیر کرتا ہے کہ کسی طرح گناہ سے بچے۔ اور دعائیں لگتا ہے کہ زندگی پاک ہو جاوے۔ اور ہوتے ہوتے جب یہ گناہ سے بچتا ہو جاتا ہے۔ تو اس کا نام مطمئنہ ہو جاتا ہے۔ اور اس حالت میں وہ بدی کو ایسی ہی بدی سمجھتا ہے۔ جیسے کہ خدا تعالیٰ بدی کو بدی سمجھتا ہے۔ بات یہ ہے کہ دنیا اصل میں گناہ کا گھر ہے۔ جس میں برکتیوں میں پڑ کر انسان خدا کو بھلا دیتا ہے۔ نفس امارہ کی حالت میں اس کے پاؤں میں زنجیریں ہوتی ہیں۔ اور لوامہ میں کچھ زنجیریں پاؤں میں ہوتی ہیں۔ اور کچھ اتر جاتی ہیں۔ مگر مطمئنہ میں کوئی زنجیر باقی نہیں رہتی۔ سب کی سب اتر جاتی ہیں۔ اور وہی زمانہ انسان کا خدا تعالیٰ کی طرف سچے رجوع کا ہوتا ہے۔ اور وہی خدا تعالیٰ کے کامل بندے ہوتے ہیں۔ جو کہ نفس مطمئنہ کے ساتھ دنیا سے علیحدہ ہو دیں۔ اور جب تک وہ اسے حاصل نہ کرے تب تک اسے مطلق علم نہیں ہوتا کہ جنت میں جاوے گا یا دوزخ میں۔ پس جبکہ انسان بلاحصول نفس مطمئنہ کے ساتھ دنیا سے علیحدہ ہو دیں۔ اور جب تک وہ اسے حاصل نہ کرے تب تک اسے مطلق علم نہیں ہوتا کہ جنت میں جاوے گا یا دوزخ میں۔ پس جبکہ انسان بلاحصول نفس مطمئنہ کے نہ پوری پاکیزگی حاصل کر سکتا ہے اور نہ جنت میں داخل ہو سکتا ہے۔ تو اب خواہ آریہ ہوں یا عیسائی کونسی عقلمندی ہے کہ قبل اس کے کہ یہ نفس حاصل ہو وہ بھیڑیوں اور بکریوں کو اکٹھا چھوڑ دیویں۔ کیا ان کو امید ہے کہ وہ پاک اور بے شر زندگی بسر کر لیں گے۔ یہ ہے سرّ اسلامی پردہ کا۔ اور میں نے خصوصیت سے اسے ان مسلمانوں کے لئے بیان کیا ہے۔ جن کو اسلام کے احکام اور حقیقت کی خبر نہیں۔ اور مجھے امید ہے کہ آریہ لوگ اس سے بہت کم مستفید ہوں گے۔ کیونکہ ان کو تو اسلام کی ہر بھلی بات سے چڑ ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہفتم ص۱۳۴ تا ص۱۳۸)

شذرات

شیخ خورشید احمد

ہمارے عقائد کی برتری

حال ہی میں ایک مخالف احمدیت اخبار میں جہاد کی یہ تشریح نظر سے گزری :-

"جہاد کے معنے کمال درجہ کوشش کرنے کے ہیں قرآن و سنّت کی اصطلاح میں اس کمال درجہ سعی کو جو ذاتی اغراض کی جگہ حق پرستی اور سچائی کی راہ میں کی جائے جہاد کے لفظ سے تعبیر کیا ہے یہ سعی زبان سے بھی ہے مال سے بھی ہے اتفاق وقت و عمر سے بھی ہے محنت و تکلیف برداشت کرنے سے بھی ہے اور دشمنوں کے مقابلہ میں لڑنے اور اپنا خون بہانے سے بھی ہے۔ جس سعی کی ضرورت ہو اور جو سعی جس کے امکان میں ہو اس پر فرض ہے اور جہاد فی سبیل اللہ میں لُغت و شرع دونوں اعتبار سے داخل۔ جہاد سے مُراد مجرد لڑائی ہی نہیں۔ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ جہاد سے مراد مجرد لڑائی کے ہیں۔ مخالفینِ اسلام بھی اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے۔ ایسا سمجھنا اسلام کے اس عظیم الشان مقدس حکم کی وسعت کو بالکل محدود کر دینا ہے۔ دشمنوں کی فوج سے خاص وقت ہی میں مقابلہ ہو سکتا ہے لیکن ایک مومن انسان اپنی ساری زندگی اور زندگی کی ہر صبح و شام جہاد میں بسر کرتا ہے یہ جہاد آنحضرت صلعم کی مکی زندگی میں بھی مسلمان کرتے رہے اور مدنی زندگی میں بھی"

(چٹان ۱۹ اپریل ۶۵ء صفحہ ۱۰)

کیا جہاد کی یہ وہی توضیح و تشریح نہیں جسے جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے اور جس کی بناء پر اس پر کفر کے فتوے تک لگائے گئے ؟

اور سنئے ! سری نگر (مقبوضہ کشمیر) کے اخبار روشنی میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ

"مکہ معظمہ سے قرآن پاک کا ایک انگریزی ترجمہ شائع ہوا ہے جس میں وفاتِ مسیح کا واضح اعلان موجود ہے اور دیگر بہت سے مسائل میں بھی ہماری (یعنی احمدیت کے عقائد و مسلک کی) ہم نوائی کی گئی ہے۔ یہ ترجمہ محمد اسد کا کیا ہوا ہے"

(ہفت روزہ روشنی ۱۵ اپریل ۶۵ء)

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ کس طرح آہستہ آہستہ دیگر مسلمان بھی ہمارے مؤقف و مسلک کو جو حقیقی اسلامی عقائد پر مبنی ہے اختیار کرتے جا رہے ہیں۔

کاش ہمارے مخالفین ٹھنڈے دل و دماغ سے اس امر پر غور فرمائیں کہ آخر کیا وجہ ہے کہ باوجود ان کی طرف سے مخالفت کے ہمارے عقائد مسلمانوں میں مقبول ہوتے جا رہے ہیں اور اس طرح عملی رنگ میں ان کی برتری اور فوقیت ظاہر ہو رہی ہے۔

"خدا کے لئے افریقہ آؤ اور ہمیں اسلام سکھاؤ"

مؤرخہ ۲۰ مارچ ۶۵ء کو پنجاب یونیورسٹی کے سینٹ ہال میں شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی کی مجلس طلبائے قدیم نے ایک دو روزہ مجلسِ مذاکرہ کا اہتمام کیا اس میں اسلامی مشاورتی کونسل کے چیئرمین علامہ علاؤ الدین صاحب صدیقی نے بھی تقریر فرمائی جو کہ انڈونیشیا میں منعقدہ افریشیائی اسلامی کانفرنس میں شامل ہونیوالے پاکستانی وفد کے رُکن بھی تھے آپ نے اس کانفرنس کے متعلق اپنے "تاثرات" کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا :-

"اس کانفرنس کے دوران ایک دفعہ گھانا اور گینیا کے مندوبین نے بھری مجلس میں ہاتھ اُٹھا کر کہا کہ ہمارے گھروں میں آؤ اور ہمیں اسلام کی روشنی دکھاؤ انہوں نے فریاد کی کہ ان کے ملکوں میں عیسائی مشنریوں نے جال پھیلا رکھے ہیں اور ان کی قوم کے مستقبل کو تباہ کرنے کے لئے جگہ جگہ عیسائیت کا زہر گھولا جا رہا ہے۔ اسلامی ملکوں کے رہنے والو! خدا کے لئے افریقہ آؤ اور ہمیں اسلام سکھاؤ۔

علامہ علاؤ الدین صدیقی نے کہا کہ پاکستان دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت ہے اس لئے احیاء و اشاعت اسلام کے سلسلے میں اس کی ذمّہ داریاں اور فرائض بھی سب سے زیادہ ہیں اسے ۔ ۔ ۔ افریقہ کے نو آباد ملکوں کی فریاد سُننا ہو گی عیسائی طاقتیں ان ممالک میں کفر و الحاد کا بیج بو رہی ہیں لیکن افریقی اقوام ہاتھ پھیلا پھیلا کر اسلام کی بھیک مانگ رہی ہیں۔ پاکستانی قوم کو افریقی ممالک کی اس فریاد کا جواب دینا ہے"

(المنیر لائل پور ۱۷ اپریل)

اس اقتباس سے واضح ہو جاتا ہے کہ افریقہ کی سرزمین میں تبلیغِ اسلام کی کتنی اہمیت و ضرورت ہے اور اس سلسلہ میں پاکستانی مسلمانوں پر کس قدر بھاری ذمّہ داری عائد ہوتی ہے۔ — پورے ملک کی اس ذمّہ داری کو اس وقت تک تنہا جماعتِ احمدیہ ہی ادا کرتی آ رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اتنی کامیابی سے وہ یہ فریضہ ادا کر رہی ہے کہ خود افریقی مسلمانوں نے بھی بارہا یہ اعتراف کیا ہے کہ

"اگر احمدیت اس ملک میں نہ آتی تو نہ جانے مسلمانوں کی یہاں پر کیا حالت ہوتی۔ ایک طرف عیسائیت اسلام پر حملہ آور تھی اور دوسری طرف بعض مسلمان اسلام کو ایسے رنگ میں پیش کر رہے تھے کہ لوگ اسلام سے متنفر ہوتے جا رہے تھے ایسی حالت میں صرف جماعتِ احمدیہ ہی تھی جس نے اسلام اور اس کی تعلیمات کو صحیح شکل میں یہاں پیش کیا۔

(صوبائی وزیر سیرالیون کا بیان بحوالہ الفضل ۳۱ اگست ۶۲ء)

کاش باقی مسلمان بھی اس طرف توجہ دیں اور محض زبانی باتیں کرنے کی بجائے کوئی ٹھوس عملی قدم بھی اُٹھائیں ✤

"مسلمانوں کی تہمت تراشیاں"

بغیر تحقیق و تفتیش کے کسی پر الزام لگانا اور بے بنیاد اعتراضات اور اتہامات کو ہوا دینا — یہ آجکل مسلمانوں کی ایک عام عادت ہے — اور جماعتِ احمدیہ خصوصیّت سے اس کی ہدف ہے کیونکہ اس پر جو بھی اعتراض کئے جاتے ہیں اور جو غلط فہمیاں اس کے خلاف پھیلائی جاتی ہیں وہ سب اسی بات کا نتیجہ ہوتی ہیں کہ خود تحقیق و تفتیش کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی اور محض سُنی سُنائی باتوں پر یقین کر کے انہیں آگے پھیلانا شروع کر دیا جاتا ہے۔

ذیل میں ہم مشہور مسلمان راہنما مولانا محمد علی صاحب جوہر مرحوم کے ایک مضمون کے چند اقتباس درج کرتے ہیں جو حال ہی میں ماہنامہ ثقافت لاہور میں اوراق پارینہ کے طور پر "مسلمانوں کی تہمت تراشیاں" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔

"باوجودیکہ رسول اکرم صلعم نے فرمایا تھا کہ ایک شخص کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ جو کچھ سُنا کرے اس کو اوروں کے سامنے دُہرایا کرے۔ ہم ایک دوسرے پر سخت سے سخت بدگمانیاں کرتے رہتے ہیں اور ان کی سرگرمی کے ساتھ سارے جہان میں اشاعت کرتے رہتے ہیں۔ بدگمانیاں، تجسس اور غیبت ہمارا شعار ہو گیا ہے۔ غلط کاروں کی غلطی کو قرآن کریم نے کھول کر بیان کر دیا کہ جب کوئی خبر ان کے پاس آتی خواہ وہ امن کی ہو یا خوف پیدا کرنے والی، فوراً لیا اور اسے سارے جہان میں مشتہر کر دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو تفحص اور تحقیق کرنے کی اہلیّت نہیں رکھتے یا تو یوں ہی بلا تحقیق کئے ہوئے اسے باور کر لیتے ہیں یا تحقیق کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر اہلیّت نہ رکھنے کے باعث ناکام رہتے ہیں اور کانوں کے کچے ہونے کے باعث جھوٹی خبروں کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ ہر شخص یکساں خبروں کی تحقیق کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا"

(ثقافت لاہور مارچ ۶۵ء صفحہ ۵۹-۶۰)

"میں بصیرت اور یقین کیساتھ کہتا ہوں اور میں وہ قوت اپنی آنکھوں سے دیکھتا اور مشاہدہ کرتا ہوں مگر افسوس میں اس دنیا کے فرزندوں کو کیونکر دکھا سکوں کہ وہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سُنتے ہوئے نہیں سُنتے کہ وہ وقت ضرور آئیگا کہ خدا تعالیٰ سب کی آنکھ کھول دے گا اور میری سچائی روزِ روشن کی طرح دنیا پر کُھل جائے گی"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۲)

ہالینڈ میں عید الاضحیٰ کی تقریب

مختلف اسلامی ممالک کے بارہ صد مسلمانوں کا اجتماع

(مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب امام مسجد ہیگ۔ ہالینڈ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس دفعہ بھی ہالینڈ میں عید الاضحیٰ کی تقریب کامیابی کے ساتھ انجام پائی۔ عید الفطر کے موقعہ پر تو ہمیں مسجد کے علاوہ ایک بہت بڑا ہال کرایہ پر لینا پڑا تھا مگر اس دفعہ بعض اطلاعات کی بناء پر کہ مسلمانوں کو اُن کے حکام سے چھٹی نہیں مل رہی۔ ہم نے ہال کرایہ پر لینے کا خیال ترک کر دیا۔ البتہ مسجد کے باغ میں خیمہ کو وسعت دینے کا اہتمام کیا۔ چنانچہ خیمہ لگانے والے صبح پانچ بجے ہی اپنے ٹرک وغیرہ لے کر آگئے۔ اور نماز کے وقت سے پہلے ایک خیمہ بڑے ہال کی صورت میں نصب کر دیا۔ اتنے میں نمازی بھی گروہ در گروہ آنے شروع ہو گئے جن کا سلسلہ ۱۱ بجے تک جاری رہا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام ایک روز پہلے ہی کیا جا چکا تھا۔

لوگوں کی کثرت اور جگہ کی قلت کی وجہ سے خواتین کے لئے نماز کا انتظام مشن کے نچلے حصہ میں ممکن نہ ہو سکا۔ چنانچہ اُن کے لئے اوپر جگہ بنائی گئی۔ خطبہ عید کا ڈچ زبان کے علاوہ انگریزی اور ترکی زبان میں بھی ترجمہ کیا گیا۔ اکثریت ترک احباب کی تھی۔ جن کے لئے ترکی زبان میں ترجمہ ضروری تھا جو سائیکلو سٹائل کر کے تقسیم کیا گیا۔ ہماری جماعت کے ڈچ نو مسلم بھی کافی تعداد میں شریک ہوئے۔ نماز عید اور خطبات کا سلسلہ ساڑھے دس بجے تک جاری رہا۔ جس کے بعد ایسیمبلیشن کا پروگرام شروع ہوا۔ جس میں ہماری جماعت کے احباب نے تعاون کیا فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ عید میں شمولیت کرنے والوں کی تعداد کوئی بارہ صد کے قریب تھی۔ جس میں قریباً تمام اسلامی ممالک سے تعلق رکھنے والے احباب موجود تھے۔

اس دفعہ کی ہالینڈ کی عید کا ایک خاص پہلو یہ ہے۔ کہ عید سے ۱۰۔۱۲ روز پیشتر یہاں کے ڈچ ٹیلی ویژن کے محکمہ نے حج کے بارہ میں پون گھنٹہ کا ایک خاص پروگرام مسلمانوں کے لئے براڈ کاسٹ کیا۔ جو اس امر کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ ہالینڈ میں اسلام کی طرف لوگوں کی دلچسپی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اس پروگرام میں بیس منٹ کی تو ایک فلم تھی جس میں ۱۹۶۳ء میں کئے جانیوالے حج کے بعض نہایت دلکش مناظر تھے۔ اور بقیہ حصہ ایک انٹرویو تھا جو عید سے چند روز پیشتر ٹیلی ویژن والوں نے دو دفعہ ہماری مسجد میں آ کر تیار کیا تھا۔ اس انٹرویو میں انہوں نے اسلام اور اسلامی عبادات کے بارہ میں چند سوالات کئے تھے۔ جن کے جوابات خاکسار نے دیئے ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں ہماری مسجد بھی اندر اور باہر سے دکھائی گئی۔ اور ہماری نماز جمعہ کے مختلف مناظر پیش کئے۔ تعارف کا حصہ ایک ڈچ مستشرق نے ادا کیا تھا۔

ایسے پروگراموں میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ پروگرام کے وہ حصے جو اسلام کا خاص طور پر اچھا اثر ڈالنے والے ہوتے ہیں۔ ان میں محکمہ متعلقہ والے کچھ نہ کچھ ردّ و بدل ضرور کر دیا کرتے ہیں۔ مگر اس دفعہ انہوں نے انٹرویو (سوال و جواب) کے سارے کے سارے حصے من و عن دے دیئے تھے۔ اور حج کے مناظر کا انتخاب بھی اچھا تھا۔ اگرچہ تعارف کرانے والے مستشرق صاحب اپنے تعارف کے ضمن میں اپنے خیالات کا اظہار ضرور کر گئے تاہم سارا پروگرام اچھا ہی اثر دینے والا تھا۔

عید سے ۲ روز قبل یہاں کے سرینام (سابق ڈچ گی آنا) کے احباب کی ایسوسی ایشن نے عید کے تعلق میں ایک خاص تقریب کا اہتمام کیا۔ جس میں تمام سرینامیوں کو خواہ وہ ہندو تھے یا مسلمان۔ یا عیسائی۔ سب کو مدعو کیا گیا۔ تا وہ مل کر اس پُرمسرت تقریب میں شریک ہوں۔

اس موقعہ پر دیگر تفریحی امور کے علاوہ ایک خاص تقریر کا پروگرام بھی تھا۔ جو عید الاضحیٰ کی فلاسفی اور اس کی حقیقت کو آشکار کرنے والی ہو۔ اس تقریر کے لئے انہوں نے خاکسار کو مدعو کیا۔ چنانچہ یہ پروگرام اسی تقریر سے شروع ہوا۔ پروگرام کے دوسرے حصے میں پاکستان سے متعلقہ بعض معلوماتی فلمیں دکھائی گئیں۔ اور یہ تفریحی پروگرام رات گئے تک جاری رہا۔

عید کا خطبہ جو مسجد میں دیا گیا اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی۔ اُن کے جذبہ اطاعت اور اُن کے اخلاص کو خاص طور پر نمایاں کرتے ہوئے اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی۔ کہ ہم سب کو ایسی ہی قربانیوں کے لئے

۴۴

۴۴ اپنے آپ کو تیار رکھنا چاہیئے۔ کہ یہی "اسلام" کی حقیقی روح ہے اور یہی امر خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا راز ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے نمونہ سے ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کبھی ضائع نہیں جاتی بلکہ اس کے بے شمار فضلوں کا وارث کرتی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس توفیق سے نوازے۔ آمین۔

چندہ تعمیر ہال

اور

مجالس خدام الاحمدیہ

شوریٰ ۱۹۶۴ء نے فیصلہ کیا تھا کہ:-

"مرکز کو ہال کی تعمیر جلد از جلد شروع کرنی چاہیئے۔ اور جن مجالس کے ذمہ تعمیر کی مقرر کردہ رقم میں سے بقایا ہے۔ اُن پر دباؤ ڈال کر وصولی کی جائے۔ نیز ہال کی تعمیر شروع ہو جانے پر بہر حال مزید عطایا کی ضرورت ہوگی"

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہال کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے۔ تمام ایسی مجالس جن کے ذمہ چندہ تعمیر ہال کا بقایا ہے اُن سے التماس ہے کہ اپنے بقایا کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ دیں کیونکہ سال رواں کے اندر اندر ہال کی تکمیل تبھی ممکن ہے۔ کہ ہمیں اخراجات کے لئے تمام کی تمام رقم آئندہ ایک دو ماہ میں مل جائے۔

بقیہ مجالس بھی عطایا کے حصول کی کوشش جاری رکھیں۔ شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق اُن کے لئے عنقریب رقوم کی تعیین کر دی جائے گی۔ کیونکہ ہمیں بہر حال مزید عطایا کی ضرورت ہے۔

(مہتمم مال۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت ہے

۱۔ ہمارے دفتر کے لئے ایک ایسے مرد انسپکٹر کی ضرورت ہے جو لجنات کا انعامی دیہاتی لجنات کا) دورہ کر سکے۔ اور ان کے حسابات وغیرہ چیک کرنے کا کام بخوبی کر سکے۔ درخواستیں مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کے نام آنی چاہئیں۔ (آفس سیکرٹری دفتر لجنہ مرکزیہ)

۲۔ سکول ہذا میں ایک B.Sc.B.T ٹیچرس کی ضرورت ہے۔ امیدوار اپنی درخواستیں بمعہ نقول سندات ۵ رمئی تک مندرجہ ذیل ایڈریس پر بھیجیں۔ جملہ شرائط زبانی طے کی جائیں گی۔

(ہیڈ مسٹرس احمدیہ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ سٹی)

۳۔ نذرت گرلز ہائی سکول میور روڈ لاہور میں تعلیم دینے کے لئے ٹرینڈ استانیوں اور ہیڈ مسٹرس کی ضرورت ہے۔ ہیڈ مسٹرس کے عہدہ کے لئے ایم۔ اے بی ٹی یا بی۔ اے بی ٹی اور دیگر کلاسز کو پڑھانے کے لئے بی۔ اے بی ٹی۔ ایف۔ اے سی ٹی۔ جے وی اور ایس وی۔ خواتین درخواستیں بھجوا سکتی ہیں۔ رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

- خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ حلیمہ بیگم ڈسٹرکٹ ہسپتال سرگودھا میں زیر علاج ہے۔
(خاکسار عزیز الرحمٰن منگلا مربی سلسلہ)
- میرے بھائی صوبیدار محمد عبد الصمد صاحب چک لالہ میں کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور بعض دیگر امور کی وجہ سے پریشان بھی ہیں۔ (عبد الحمید سنٹرل آرڈیننس ڈپو راولپنڈی)
- میری خالہ العنت بیگم بیوہ مولوی عبد الغنی صاحب دماغی عارضہ کی وجہ سے تقریباً ایک ماہ سے سخت بیمار ہے۔ (رانا محمد سلیم خاں۔ دار الیمن ربوہ)
- محترم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب مدان میں بیمار ہیں۔ (محمد عاشق دفتر محاسب ربوہ)
- میرے بچے اکثر بیمار رہتے ہیں خاص طور پر میرا چھوٹا لڑکا بہت بیمار ہے۔
(امۃ الرشید کوئٹہ چھاؤنی)
- میری نسبتی بہن مکرمہ سیدہ سلیم اختر صاحبہ کے پتے کا اپریشن سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال راولپنڈی میں ہوا ہے۔
(سید عزیز احمد شاہد مربی سیالکوٹ)
- خاکسار چند پریشانیوں میں مبتلا ہے۔
(خاکسار چوہدری محمد مددعلی۔ کراچی)
- خاکسار کافی عرصہ سے بیمار ہے اور طبیعت پریشان ہے۔
(میاں چراغ دین احمدی قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ نوٹس شائع ہونے کے پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۱۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۲۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کر سکتا ہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۷۳۶:۔ میں محمد الرشید ولد الحلوی الوالحسن صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی تفصیل جائداد حسب ذیل ہے ایک قطعہ زمین تقریباً دو کنال آٹھ مرلہ واقعہ محلہ دار الانوار ربوہ قیمت -/۱۵۰۰ روپیہ ایک پلاٹ دو ہزار مربع گز کوئٹہ قیمت -/۲۵۰۰ روپیہ کل قیمت -/۴۰۰۰ روپے اس کے علاوہ میری -/۵۰۰ روپے ماہوار سرکاری ملازمت کی تنخواہ ہے میں اپنی اس ماہوار کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں تنخواہ کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد الرشید

گواہ شد۔ رحیم بخش سیکرٹری مال۔ راولپنڈی

گواہ شد۔ سید مقبول احمد۔ راولپنڈی۔

مثل نمبر ۱۷۷۳۷:۔ میں فاطمہ بی بی بیوہ مظفر علی خان صاحب مرحوم قوم گوجر کوئی پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰ روپیہ تھا جو ابھی وصول نہیں ہوا تھا اور مہر خاوند دوران جنگ اڑ گیا تھا اس کی جائداد شہر مکان بہ رقم وصول کر کے وصیت ادا کر دوں گی اور بصورت تقسیم شرعی جو حصہ متروکہ جائداد سے واقعہ کھاریاں سے ملے گا جس کی مالیت کی ابھی تصدیق نہیں کر سکتی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں یا میرے مرنے پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے گزارہ کے لئے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار پنشن گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ الامۃ فاطمہ بی بی۔

گواہ شد۔ محمد عبد اللہ امیر جماعت احمدیہ کھاریاں

گواہ شد۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔ ربوہ

مثل نمبر ۱۷۷۳۸:۔ میں سید کرامت نور ولد سید گل نور مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کراچی نمبر ۱۹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۲/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعے مجھے ۱۴۲ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ تاریخ منظوری وصیت سے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد سید کرامت نور۔

گواہ شد۔ چوہدری عطاء اللہ نائب سیکرٹری وصایا کراچی

گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔

مثل نمبر ۱۷۷۳۹:۔ میں مجیدن بی بی بیوہ منظور الحق صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۲/T.D.A ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے حق مہر ایک سو روپیہ بالیاں زیور طلائی نصف تولہ قیمتی -/۶۵ روپے زرعی زمین ایک ایکڑ قیمت اندازاً -/۵۰۰ روپیہ واقع لکی نو ضلع جھنگ میں ہے۔ اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا مجیدن بی بی۔ گواہ شد۔ عبد الحمید خان کاٹھ گڑھی

گواہ شد۔ عبد الکریم خان سیکرٹری مال۔

مثل نمبر ۱۷۷۴۰:۔ میں محمد بی بی زوجہ چوہدری بڈھے شاہ صاحب قوم جٹ کھچہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۳ء ساکن چک ۵۶۳ گ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے میرا حق مہر مبلغ -/۳۲ روپے ہے جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ میرے پاس یک صد روپیہ موجود ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی مجھے اپنے بچوں کی طرف سے کبھی کوئی امداد مل جاتی ہے اس طرح مجھے جو بھی آمد ہوا کرے گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مگر میری باقاعدہ کوئی آمد نہیں ہے۔ الامۃ۔ نشان انگوٹھا محمد بی بی۔

گواہ شد۔ نذیر احمد ولد چوہدری بڈھے خان۔

گواہ شد۔ محمد نواز قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک ۵۶۳ گ۔ ب ضلع لائل پور۔

مثل نمبر ۱۷۷۴۱:۔ میں محمد یار ولد چوہدری علی محمد صاحب قوم پڈھار پیشہ تعلیم عمر ۱۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ادرحماں ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں مجھے والد صاحب کی طرف سے کچھ رقم برائے اخراجات تعلیم ملتی ہے جس میں سے -/۱۵ روپیہ بطور جیب خرچ کے ہوتے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے جاری کی جائے۔ العبد محمد یار بقلم خود۔ گواہ شد عطاء اللہ بخش ولد چوہدری اللہ دین صاحب محلہ دار البرکات ربوہ۔ گواہ شد بشارت احمد ولد ماسٹر چراغ دین صاحب محلہ دار البرکات ربوہ

مثل نمبر ۱۷۷۴۲:۔ میں میاں غلام احمد ولد مولوی محمد اسماعیل صاحب قوم سیام پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد مندرجہ ذیل ہے ایک مکان زمین گورنمنٹ کی طرف سے مفت) مالیت -/۳۵۰۰ روپے ہے اور پیپلز کالونی میں ہے۔ اس کے علاوہ میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو کہ -/۳۰۵ روپے ہے اس سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میری آمد میں اضافہ ہوا تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ وصیت تاریخ منظوری انجمن سے منظور فرمائی جائے۔ العبد غلام احمد بقلم خود

گواہ شد۔ عطا حسین شاہ موصی۔ نمبر ۱۱۱۵۳

گواہ شد۔ مشتاق احمد ہاشمی۔ قائد ضلع لائل پور

مثل نمبر ۱۷۷۴۳:۔ میں عبد اللہ ولد مدد خان قوم کمہار پیشہ دکانداری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن ڈیرہ النالہ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد ایک مکان ہے مالیتی -/۴۰۰ روپے ہے مگر میری ماہوار آمد اس وقت -/۳۰ روپے ہے۔ جس پر میرا گزارہ ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جو ہوگی اور اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد عبد اللہ۔

گواہ شد۔ عزیز احمد کارکن دفتر وصیت ربوہ

گواہ شد۔ محمد علی خان بقلم خود۔

درخواست دعا

میری بیٹی صدیقہ مریم اہلیہ چوہدری غلام احمد صاحب ۱۴ میکلوڈ روڈ لاہور کا رسولی کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن بفضل خدا کامیاب ہوا ہے مگر کمزوری بہت ہے۔

جملہ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار منشی سر بلند پنشنر ۱۴ میکلوڈ روڈ لاہور)

ترسیل زر اور اشتہارات امور سے متعلق صرف الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

داڑھی رکھنا شعائرِ اسلام میں سے ہے

وصیت ایک مقدس عہد ہے۔ جیساکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ الوصیت سے ظاہر ہے۔ اس لئے ہر موصی کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ اس عہد کو اس کے تمام ضروری لوازمات کے ساتھ نباہنے کی کوشش کرے۔ تقویٰ اور پرہیزگاری کی تمام باریک راہوں پر گامزن رہے۔ اس وقت مدِنظر بات صرف یہ ہے۔ کہ بعض موصی احباب داڑھی نہیں رکھتے یا ایسی رکھتے ہیں کہ وہ منڈی ہوئی کے برابر معلوم ہوتی ہے۔ اس بارہ میں مَیں احباب کی توجہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک ارشاد کی طرف مبذول کرا دینا کافی سمجھتا ہوں۔ جو یہ ہے:-

"میرے نزدیک یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ کوئی شخص ظاہر طور پر کسی حکم شریعت کو توڑتا تو نہیں؟ ظاہر کی شرط اس لئے کہ دل کا حال خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

میرے نزدیک جو داڑھی بھی منڈواتا ہے۔ اُس کی بھی وصیت جائز نہیں۔ کیونکہ شعائرِ اسلام کی ہتک کرنے والا ہے۔"

(اخبار الفضل مجریہ ۸ ر دسمبر ۱۹۱۹ء)

جملہ امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ حضور کے اس ارشاد کو مدِنظر رکھتے ہوئے اپنی اپنی جماعت کے موصیوں کا جائزہ لیں۔ اور جو موصی احباب داڑھی نہیں رکھتے۔ یا ایسی باریک رکھتے ہیں جو نہ ہونے کے برابر دکھائی دیتی ہو۔ ان کو داڑھی رکھنے کی تلقین کریں۔ تاکہ وہ پوری طرح داڑھی رکھ لیں۔ اور اگر وہ پھر بھی نہ رکھیں۔ تو دفتر ہذا کو رپورٹ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

تعمیر مسجد زیورک (سوئٹزرلینڈ) میں حصہ لینے والے احباب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ الودود کی خدمت میں مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کیلئے وعدے اور نقد ادائیگی کرنے والے مخلصین کے اسمائے گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے بغرض دعا اور منظوری پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور فرماتے ہیں:-

"جَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاء"

جملہ احباب جماعت احمدیہ تعمیر مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کے صدقہ جاریہ میں دل کھول کر حصہ لیں اور اللہ تعالیٰ کی رضاء اور اُس کے خاص فضلوں نیز اپنے محسن آقا حضرت فضلِ عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خاص دعائیں حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اعلانِ نکاح

خاکسار نے حمید اللہ مبارک صاحب ابن مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب آف پسرور ضلع سیالکوٹ کا نکاح زبیدہ ثناء بنت مکرم شیخ ثناء اللہ صاحب سب انسپکٹر پولیس شیخوپورہ کے ساتھ دو ہزار ایک (۲۰۰۱/-) روپیہ حق مہر پر مورخہ ۱۸ ر اپریل ۱۹۶۵ء کو شیخوپورہ میں پڑھا۔

احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(قریشی سعید احمد اظہر شاہد مربی سلسلہ۔ شیخوپورہ)

تصحیح:- "سعیدہ بیگم زوجہ محمد امجد علی صاحب کڑیانوالہ ضلع گجرات نے ۱/۱۰ حصہ کے بجائے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ہے۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● نئی دہلی - ۲۸ ر اپریل - بھارتی وزیر دفاع مسٹر چوہان نے کل لوک سبھا میں اعلان کیا کہ بھارت کو پاکستان اور چین دونوں کے حملوں کا سامنا ہے اور رن کچھ کی جنگ کے علاوہ شمالی سرحد پر ۱۶ ڈویژن چینی فوج اور چار لاکھ کے لگ بھگ رضاکار نقل و حرکت میں مصروف ہیں۔ انہوں نے دعوےٰ کیا کہ بھارتی فوج اس پوزیشن میں ہے کہ دونوں ملکوں کی مشترکہ فوجی طاقت کا مقابلہ کر سکے۔

بھارتی وزیر دفاع مسٹر چوہان نے کل پارلیمنٹ کے ایوان زیریں میں دعوےٰ کیا کہ بھارت کی شمالی سرحد پر ۱۳ اور ۱۶ ڈویژن کے درمیان چینی فوج آگئی ہے۔

● نئی دہلی - ۲۸ ر اپریل - بھارتی حکومت نے الزام لگایا ہے کہ چینی فوجی دستوں نے لداخ کے بھارتی علاقے میں مداخلت کی ہے۔ بھارتی حکومت نے عوامی جمہوریہ چین کی حکومت سے بھارتی سرحدوں کی اس مبینہ خلاف ورزی پر احتجاج کیا ہے۔ بھارتی مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ چینی دستے اس علاقے میں داخل ہوگئے۔ جو بھارت کے قبضہ میں ہے۔

● نئی دہلی - ۲۸ ر اپریل - ٹائمز آف انڈیا کی اطلاع کے مطابق پرسوں شام بھارت کے وزیر تعلیم مسٹر چھاگلا کو اچانک بیماری کے حملہ کی وجہ سے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ مسٹر چھاگلا پارلیمنٹ کے اجلاس کے بعد جہاں رن کچھ کے محاذ پر پاکستانی اور بھارتی فوجوں کے تصادم پر بحث ہو رہی تھی۔ سیدھے ہسپتال چلے گئے۔ انہیں شدید اعصابی تھکن کی شکایت تھی۔ ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ انہیں دست آرہے ہیں۔ اور انہیں علاج کے لئے ہسپتال میں داخل کر لیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ مسٹر چھاگلا گجرات کے رہنے والے ہیں اور رن کچھ کا علاقہ جہاں لڑائی ہو رہی ہے۔ گجرات اور سندھ کی سرحد پر واقع ہے۔

● ڈھاکہ - ۲۸ ر اپریل - صدر محمد ایوب خان نے کہا ہے کہ ملک کی اقتصادی خوشحالی کا اصل مقصد اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک اس کا فائدہ عوام کو نہ پہنچے۔ وہ ڈھاکہ میں اعلیٰ سول اور فوجی افسروں کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میری حکومت کا مقصد یہ ہے کہ عوام کا مستقبل بہتر ہو۔

صدر محمد ایوب خان نے کہا کہ اقتصادی اور سماجی ترقی بھی مفید ہو سکتی ہے جب عوام میں طبقاتی عدم توازن ختم ہو۔ انہوں نے کہا کہ زندگی کی بنیادی ضرورتیں سب کو حاصل ہونی چاہئیں اور ناجائز منافع خوری ختم ہونی چاہیئے۔

● مکہ معظمہ - ۲۸ - اپریل - شیخ محمد عبد اللہ نے کہا ہے کہ بھارت کشمیر میں رائے شماری کرانے کے وعدے سے پھر گیا ہے اور اس طرح اس نے کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کر دی ہیں۔ وہ رابطہ عالم اسلامی کانفرنس کے آخری اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ شیخ عبد اللہ کی تقریر کے دوران بار بار تالیاں بجائی گئیں۔ اور کانفرنس کے مندوبین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔

● واشنگٹن - ۲۸ ر اپریل - امریکی سینیٹ کے ۱۲ ری پبلکن ارکان نے صدر ایوب خان اور بھارتی وزیر اعظم کے دورہ امریکہ کے التوا کے فیصلہ پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ اور صدر جانسن کے اس اقدام کو نامناسب قرار دیا ہے۔

ان ارکان نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ نائب صدر مسٹر ہمفرے کو پاکستان اور بھارت کا دورہ کرنا چاہیئے اور ان دونوں ملکوں میں جو غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں ان کو دور کرنا چاہیئے۔

دین کے چھوٹے سے چھوٹے حکم کی عزت و تکریم کرنا مومن کا فرض ہے،

اس کے متعلق ہنسی اور تمسخر کا قطعاً خیال بھی نہیں آنا چاہیئے

یکم جون ۱۹۲۲ء کو ابر کی وجہ سے مؤذن نے مغرب کی اذان اصل وقت سے قریباً پندرہ منٹ قبل دے دی۔ جس پر ان کئی احباب نے جو شوال میں چھ دن کے روزے رکھ رہے تھے روزہ افطار کر دیا۔ اس کے متعلق حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ نے مسجد مبارک میں زور سے اعلان کرایا کہ آج جن لوگوں نے اذان پر روزہ افطار کیا ہے انہیں ثواب تو مل جائے گا۔ لیکن آج کی بجائے ایک روزہ اور انہیں رکھنا چاہیئے۔ یہ اعلان کرتے ہوئے مؤذن نے اپنی طرف سے یہ کہہ دیا کہ چونکہ میں نے آپ لوگوں کو ایک زائد روزہ کا ثواب دلایا ہے اس لئے میرے لئے بھی دعا کریں۔ یہ الفاظ جس وقت کہے جا رہے تھے اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اندر سے نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے۔ نماز کے بعد حضور نے سب کو بیٹھنے کا ارشاد فرمایا اور کہا:۔

"میں نے پہلے بھی کئی بار نصیحت کی ہے کہ دین کی باتوں میں تمسخر اور ہنسی نہیں کرنی چاہیئے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایمان سلب ہو جاتا ہے ہنسی اور مزاح کے انسان کو اور بیسیوں مواقع اور بیسیوں باتیں مل سکتی ہیں۔ بات بات میں انسان خود ہنس سکتا اور دوسر دل کو ہنسا سکتا ہے اور یہ ناجائز بھی نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی ہنسی کی باتیں کیا کرتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی کرتے تھے لیکن ان کا محل اور موقع ہوتا ہے۔ اور دین سے ہنسی کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔

اب جس وقت میں اندر سے آیا ہوں تو وہ شخص جس نے آج قبل از وقت مغرب کی اذان کہی کہہ رہا تھا کہ میں نے روزہ داروں کو ایک اور روزہ رکھنے کا ثواب حاصل کرایا ہے۔ یہ دین کے ساتھ ہنسی اور تمسخر ہے۔ بے شک یہ گناہ نہیں کیونکہ غلطی سے ایسا ہوا ہے اور اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے مواخذہ نہیں ہوگا لیکن ہر ایک غلطی کسی اور گناہ کے نتیجہ میں ہوتی ہے۔ اس لئے کسی غلطی پر انسان کو خوش نہیں ہونا چاہیئے بلکہ استغفار کرنا چاہیئے۔ دیکھو اگر ایک آدمی شکار پر گولی چلائے اور وہ غلطی سے کسی انسان کو جا لگے۔ اور وہ ہلاک ہو جائے تو کیا وہ شخص اس لاش پر کھڑا ہو کر اس لئے ہنسے گا کہ اس نے جان بوجھ کر نہیں مارا بلکہ غلطی سے مارا ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس نے اپنی طرف سے پوری احتیاط کر لی تھی اور پھر غلطی سے گولی لگ گئی تو وہ قابل گرفت نہ ہوگا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اپنے اس فعل پر ہنسے اور خوش ہو۔ قبل از وقت غلطی سے اذان دینا گناہ نہیں لیکن اس پر افسوس نہ کرنا بلکہ تمسخر کرنا گناہ ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ روزہ افطار کرنے والوں کو اس روزہ کا ثواب ملے گا اور شریعت کے ظاہری لحاظ سے انہیں جو اور روزہ رکھنا پڑے گا اس کا بھی ثواب ملے گا۔ لیکن کسی کام کے انجام کو نہ پہنچنے اور تھوڑی سی کسر رہ جانے پر جو قدرتی صدمہ ہوتا ہے وہ روزہ افطار کرنے والوں کو ہونا لازمی ہے اور اس موقع پر تمسخر کرنا بہت برا ہے۔

پس دین کے چھوٹے سے چھوٹے حکم اور ہر ایک دینی شعار کی عزت و تکریم کرنا مومن کا فرض ہے اور اس کے متعلق ہنسی اور تمسخر کا قطعاً خیال بھی نہیں آنا چاہیئے۔

مومن کے مقابلہ میں ان لوگوں کو بھی جنہوں نے کہا۔ کہ اگر تم روزہ رکھو تو پتہ لگے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ کہنا ان کا مناسب نہیں تھا کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک روزہ رکھنا ایک بوجھ ہے اور مجبوری ہے۔ انھوں نے ایسا کہا۔ اس سے روزہ سے محبت اور الفت کا ثبوت نہیں ملتا۔ حالانکہ لنڈنے کوئی حتی نہیں۔ انسان کو مصیبت میں ڈالنے کے لئے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اور روحانی ترقی حاصل کرنے کا باعث۔ اس لئے ان کو بوجھ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کسی دینی امر کے متعلق کوئی ایسا لفظ زبان سے نہیں نکالنا چاہیئے۔ جس سے یہ معلوم ہو کہ مجبوری سے اسے کیا گیا ہے"

(الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۲۲ء)

پاکستانی فوج بیار بیٹ میں بھارت کی بچی کھچی فوج کا صفایا کر رہی ہے،

بھارت پاکستان کے خلاف نیا محاذ جنگ کھولے گا۔ بھارتی وزیر اعظم کی دھمکی

کراچی ۲۹ اپریل۔ کراچی میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پاکستانی فوجوں نے بیار بیٹ پر مکمل قبضہ کرنے کے بعد ارد گرد کے علاقہ میں اپنی پوزیشن مضبوط بنالی ہے اور اب وہ بچی کھچی بھارتی فوج کا صفایا کر رہی ہیں۔ ایک سرکاری ترجمان نے کل رن کچھ کی تازہ صورت حال پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ بات بتائی۔ انھوں نے بھارت کے اس دعوے کو مذاق قرار دیا ہے کہ پاکستان کے ۱۲۰ فوجی اس لڑائی میں مارے گئے۔ اور کہا کہ بھارتی ترجمان نے یہ تعداد غالباً دس گنا زیادہ بتائی ہے اور انتہائی مبالغہ سے کام لیا ہے

ترجمان نے کہا جب سے رن کچھ میں لڑائی شروع ہوئی ہے پاکستان کے صرف چودہ فوجی شہید ہوئے ہیں، اور اس کے برخلاف بھارت کو زبردست جانی نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اب تک ان کے تیس سے زائد فوجی گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ لڑائی میں اب تک ٹینک استعمال نہیں کئے گئے۔

اس سے قبل ایک بھارتی ترجمان نے دعویٰ کیا تھا کہ پاکستانی فوج بیار بیٹ کے شمال میں ہے اور ابھی تک بیار بیٹ پر مکمل قبضہ نہیں کر سکی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس لڑائی میں بھارت کے ۶۵ فوجی مارے گئے،

ادھر بھارت کے وزیر اعظم لال بہادر شاستری نے دھمکی دی ہے کہ بھارت پاکستان کے خلاف نیا محاذ کھولے گا انہوں نے کل بھارتی پارلیمنٹ کے ایوان زیریں میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ چند دنوں کے اندر رن کچھ میں بارشوں کے باعث پانی بھر جائے گا اور بھارتی فوجوں کو وہاں سے ہلانا پڑے گا۔ لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ دھمکی بھی دی کہ اب بھارتی فوجیں پاکستان کے خلاف اپنی پسند کے میدان میں جنگ لڑیں گی۔

انہوں نے مزید کہا ہم یہ کبھی تسلیم نہیں کریں گے کہ کنجر کوٹ اور بیار بیٹ پاکستانی علاقے ہیں۔ پاکستان اور چین دونوں مل کر بھارت کو پریشان کر رہے ہیں۔

یہ غریب طلباء کی امداد کا خاص وقت ہے

جماعت کے مخیر دوست حصہ لے کر ثواب کمائیں

اس وقت سکولوں کے نتائج نکل چکے ہیں۔ میٹرک اور اس سے اوپر کے درجوں کے نتائج نکلنے والے ہیں۔ غریب طلباء کو نئی کتب کی خرید اور اوپر کی جماعتوں میں داخلہ کی رقوم کے لئے حقیقی ضرورت ہوتی ہے جس کے مہیا نہ ہونے پر خطرہ ہوتا ہے کہ وہ تعلیم سے محروم ہو جائیں گے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گزشتہ تاریخ بتاتی ہے کہ بعض غریب طلباء جو از خود تعلیمی اخراجات برداشت کرنے کی استطاعت نہ رکھتے تھے وہ سلسلہ کی بروقت امداد کے ذریعہ تعلیم پا کر جماعت کے نہایت مفید اور کار آمد وجود بن گئے۔ پس ان دنوں جماعت بندی کا وقت ہے میں جماعت کے مخلص اور مخیر دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ ہمت کر کے اس کار خیر میں حصہ لیں۔ اور جماعت کے غریب اور ہونہار بچوں کی تعلیمی ترقی میں ہاتھ بٹائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

نظارت خدمت درویشاں کی طرف سے عموماً ان طلباء کی امداد کی جاتی ہے جو ہونہار ہوتے ہیں اور ان کے متعلق افسر درسگاہ اور جماعت کے صدر کی رپورٹ بھی تسلی بخش ہوتی ہے نیز ان کی اخلاقی حالت بھی اچھی ہوتی ہے۔

(ناظر خدمت درویشاں)

راجستھان اور گجرات سے لوگ گھبرا کر بھاگ رہے ہیں

کراچی ۲۹ اپریل۔ حیدر آباد میں آمدہ اطلاعات کے مطابق راجستھان اور گجرات میں رن کچھ کی موجودہ صورتحال کے پیش نظر زبردست خوف و ہراس پھیل گیا ہے اور پاکستان اور بھارت کی سرحد کے قریب کے شہروں اور دیہات میں بسنے والے بھارتی باشندے دوسرے شہروں کی طرف بھاگ رہے ہیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴